باسمہ تعالیٰ

اسوۂ فضیلت

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

آیت اللہ ابراہیم امینی

ترجمہ تحقیق

سید حمید الحسن زیدی

مؤسس و مدیر

الاسوہ فاؤنڈیشن سیتاپور

برائےترویح ارواحِ والدین مرحومین اعزاء اقربا دوست

احباب اساتذہ صاحبان حقوق بالخصوص ہمسر عزیزم عالمہ

وفاضلہ ذاکرہ اہل بیت علیہم السلام

سیدہ زرین فاطمہ رضوی

بانی و مدیرہ جامعہ ام الزہراء سیتاپور

باسمہ تعالیٰ

مختصر تعارف

امام موسیٰ کاظم بنا بر مشہور ۷ صفر ۱۲۸ھ سنہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ابو انامی علاقہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد امام جعفر صادقؑ اور والدہ جناب حمیدہؑ تھیں۔

اسم گرامی موسیٰ اور کنیت ابو الحسن، ابو ابراہیم، ابو علی اور ابو اسماعیل تھی اور آپ کے القاب عبد صالح، نفس زکیہ، زین المجتہدین، صابر، امین، زاہد اور صالح تھے آپ کا سب سے مشہور لقب کاظم ہے۔

۵ رجب ۱۸۳ھ سنہ کو بغداد میں سندی ابن شاہ ملک کے قید خانہ میں شہید ہوئے اور قریش کے قبرستان میں دفن ہوئے جو کاظمین کے نام سے مشہور ہے اس وقت آپ کی عمر مبارک

۵۵ سال تھی آپ نے ۲۰ سال اپنے والد کے ساتھ زندگی بسر
کی اور ۳۵ سال منصب امامت پر فائز رہے۔ ۱
امام موسیٰ کاظمؑ نے ماحول فراہم نہ ہونے کی وجہ سے خلفاء
وقت کے ساتھ کسی قسم کا ٹکراؤ نہیں رکھا وہ عبادت اور اپنی
زندگی کے دوسرے امور کی دیکھ بھال میں مصروف رہنے کے
علاوہ اپنا زیادہ وقت دینی علوم کی ترویج، لوگوں کی ہدایت،
شاگردوں اور راویان حدیث کی تعلیم و تربیت میں صرف
کرتے تھے اس طرح کہ آپ کے شاگرد اپنے زمانے کے بزرگ
علماء و فقہاء دین شمار ہوتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ
کے زمانے کے خلفاء اور حکام آپ کی علمی شخصیت اور سماج
میں آپ کے عزت واحترام سے خوفزدہ اور ہمیشہ آپ اور آپ
کے شیعوں کی طرف سے ہوشیار رہتے تھے ان کے نقل و
حرکت پر نظر رکھتے تھے اور ان کی زندگی میں مختلف قسم کی

مشکلات کھڑی کرتے تھے کئ مرتبہ آپ کو مدینہ سے بغداد بلایا گیا
اور کئ مرتبہ آپ کے قتل کا ارادہ بھی کیا گیا لیکن مصلحت
پروردگار کہ ایسا نہیں کرسکے اور امامؑ صحیح و سالم دوبارہ مدینہ
واپس پہونچ گئے۔ آخر کار اپنے بعض رشتہ داروں کی شکایت پر
ہارون رشید کے ذریعہ آپ کو مدینہ سے بغداد بلایا گیا اور ایک
طویل مدت تک بصرہ او ربغداد کے قیدخانہ میں قید رکھا گیا آپ کا
آخری قید خانہ بغداد میں سندی ابن شاہک کا قید خانہ تھا اس قید
خانہ میں آپ کے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا جاتا تھا۔ اور ایک
دن اسی قید خانہ میں ہارون رشید کے حکم سے سندی ابن شاہک
نے آپ کو زہر دیدیا چند روز کے بعد آپ کی شہادت ہوگئی آپ
کا جسد اطہر بغداد کے پاس قریش کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

امامت کی دلیلیں

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ امامت کی دلیلوں کو دو قسموں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے، ایک عام دلیلیں جن کو ہر امام کی امامت پر قائم کیا جاسکتا ہے دوسرے خاص دلیلیں جو ہر امام کے لئے اس سے پہلے والے امام کے ذریعہ بیان کی جاتی ہیں۔

پہلی قسم کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا چکا ہے۔ یہاں پر صرف ان دلیلوں کا تذکرہ کیا جائے گا جو امام جعفر صادقؑ کے ذریعہ اپنے فرزند امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت کے بارے میں بیان کی گئی ہیں۔

شیخ مفید نے لکھا ہے مفضل ابن عمر جعفی معاذ ابن کثیر، عبد الرحمن ابن حجاج، فیض ابن مختار، یعقوب ابن سراج، سلیمان ابن خالد، صفوان ابن جمال وغیرہ امام جعفر صادقؑ

کے خاص اور قابل اعتماد اصحاب میں سے تھے جنھوں نے ابو الحسن موسیٰ ابن جعفرؑ کی امامت کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔

امام جعفر صادقؑ کے دو فرزند اسحٰق اور علی (جن کے صاحب فضیلت اور متقی ہونے میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے) ان افراد میں سے ہیں جنہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت کا اقرار و اعلان کیا ہے۔

مفضل ابن عمر کا بیان ہے: میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا کہ ابو ابراہیم موسیٰ ابن جعفرؑ جو ابھی بچے تھے امام کے پاس تشریف لائے امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا: اپنے اس فرزند کے بارے میں تم کو وصیت کرتا ہوں اصحاب میں جس پر تمہیں بھروسہ ہو اس سے ان کے بارے میں وصیت کر دینا۔ ۳

معاذ ابن کثیر کا بیان ہے: میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض
کیا : میں خدا سے چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ کو آپ کے والد
کا مرتبہ اور منصب عطا کیا اسی طرح آپ کے بعد آپ کی نسل
میں بھی کسی کو عطا کردے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: خداوند
عالم نے ایسا شخص ہمیں عطا کردیا ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کون ہے؟ میں آپ پر قربان جاؤں آپ
نے عبد صالح کی طرف اشارہ کیا جو وہاں سو رہے تھے اور فرمایا
،یہی جو سو رہے ہیں۔ ۴

عبد الرحمن ابن حجاج کا بیان ہے : میں جعفر ابن محمدؑ کی خدمت
میں حاضر ہوا جب کہ وہ فلاں منزل میں وہاں کی مسجد میں دعا
میں مشغول تھے اور موسیٰ ابن جعفر آپ کی داہنی طرف بیٹھے
ہوئے تھے میںنے عرض کیا، کہ آپ کو اپنے ساتھ میری عقیدت
اور محبت کا علم ہے آپ کے بعد ولی امر کون ہے؟

آپ نے فرمایا: اے عبد الرحمن موسیٰ نے پیغمبر اسلاؐم کی زرہ پہنی تو ان کے جسم پر صحیح آئی۔ میں نے عرض کیا: میرے لئے ثابت ہوگیا اور اب مجھے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ ٥

فیض ابن مختار کا کہنا ہے: میںنے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ میرا ہاتھ پکڑ لیں اور مجھے جہنم کی آگ سے نجات دیدیں آپ کے بعد آپ کی جگہ پر کون ہوگا؟ اسی وقت ابو ابراہیم جو ابھی بچے تھے وہاں تشریف لائے امام جعفر صادقؑ نے میرے جواب میں ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، یہ تمہارے ولی ہوں گے۔ ٦

منصور ابن حازم کا بیان ہے: میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں موت برحق

ہے اور تمام انسانوں کو مرنا ہے اگر آپ کے لئے ایسا حادثہ پیش آجائے تو آپ کے بعد امام کون ہوگا؟

آپ نے ابو الحسن کے شانہ پر ہاتھ مار کر کہا: یہ تمہارے امام اور ولی ہیں۔

آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی جب ابو الحسن موسیٰ ابن جعفر صادقؑ ابھی صرف پانچ سال کے تھے اور عبد اللہ ابن جعفرؑ بھی وہاں موجود تھے۔ ۷

عیسی ابن عبد اللہ سے روایت ہے: کہ میںنے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا اگر خدا نخواستہ آپ کے لئے کوئی حادثہ پیش آجائے تو ہم کس کا اتباع کریں؟

آپ نے اپنے فرزند موسیٰؑ کی طرف اشارہ فرما کر کہا ان کا۔

میںنے عرض کیا اگر موسیٰ ابن جعفرؑ کے لئے بھی کوئی حادثہ پیش آ جائے تو کس کی طرف رجوع کریں آپ نے فرمایا ان کے فرزند کی طرف۔

میںنے عرض کیا: اگر ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو جب کہ ان کے بڑے بھائی موجود ہوں اور ان کا بیٹا ابھی چھوٹا ہو؟

آپ نے فرمایا: ان کے بیٹے کی طرف ہی رجوع کرنا اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔ ۸

طاہر ابن محمد کا بیان ہے: میںنے امام جعفر صادقؑ کو دیکھا آپ اپنے فرزند عبد اللہ کو موعظہ فرما رہے تھے کہ تم کیوں اپنے بھائی کی طرح نہیں ہو خدا کی قسم میں ان کے چہرہ پر نور دیکھتا ہوں

عبد اللہ نے عرض کیا: کیا ہم دونوں کے والد اور ہماری اصل ایک نہیں ہے؟۔

تو امامؑ نے فرمایا: وہ میرے نفس سے ہیں اور تم میرے بیٹے
ہو۔ ۹

یعقوب ابن سراج کا بیان ہے: میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت
میں حاضر ہوا جب آپ ابو الحسن کے گہوارہ کے سرہانے
کھڑے تھے اور چپکے چپکے ان سے باتیں کر رہے تھے آپ بہت
دیر تک باتیں کرتے رہے میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ آپ کی باتیں
ختم ہوگئیں اس کے بعد میں اٹھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
آپ نے مجھ سے فرمایا، اپنے مولا کے نزدیک جاؤ اور ان کو
سلام کرو میں اس بچہ کے قریب گیا اور سلام کیا انھوں نے
فصیح زبان میں میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا :
اپنی بیٹی جس کا تم نے ابھی نام رکھا ہے جا کر اس کا نام بدل دو
اس لئے کہ اس نام سے خدا ناراض ہوتا ہے اس زمانے میں

میرے یہاں لڑکی پیدا ہوئی تھی اور میں نے اس کا نام حمیراء رکھا تھا۔

امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا: میرے بیٹے کے حکم پر عمل کرو۔ میں نے اپنی بیٹی کا نام بدل دیا۔ ۱۰

صفوان جمال بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ امر امامت کا حامل کون ہے؟

آپ نے فرمایا: جو لہو و لعب اور فعل عبث انجام نہ دیتا ہو اسی وقت ابو الحسنؑ داخل ہوئے جب کہ آپ کے پاس بکری کا نو مولود بچہ تھا اور آپ اس سے فرما رہے ہیں خدا کا سجدہ کرو ۔ امام جعفر صادقؑ نے ان کو گود میں اٹھا لیا اور فرمایا، ''بابی انت و امی من لایلہو و لایلعب'' میرے ماں باپ اس پر فدا ہو جائیں جو لہو و لعب میں مشغول نہیں ہوتا۔ ۱۱

اسحاق ابن جعفر بیان کرتے ہیں: ایک دن میں اپنے والد کے

پاس تھا علی ابن عمر ابن علی نے آپ سے عرض کیا، میں آپ

پر قربان جاؤں آپ کے بعد ہیں اور دوسرے تمام لوگ کس کی پناہ

میں ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: جس کے پاس دو زرد لباس اور دو گیسوں ہوں

اور وہ ابھی آنے والے ہیں تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھلا اور

ابو ابراہیم موسیٰ داخل ہوئے جب کہ وہ ابھی بچے تھے اور دو

زرد لباس پہنے ہوئے تھے۔ ۱۲

محمد ابن ولید کا بیان ہے: میںنے علی ابن جعفر ابن محمد سے سنا

ہے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد جعفر ابن محمد سے

سنا ہے آپ اپنے مخصوص اصحاب سے مخاطب ہو کر فرما رہے

تھے میں تمہیں اپنے بیٹے موسیٰ کے بارے میں وصیت کرتا

ہوں اس لئے کہ وہ میری اولاد میں سب سے بہتر اور میرے بعد

میرے قائم مقام، میرے خلیفہ اور میرے بعد روی زمین

پر حجت ہوں گے۔ ۱۳

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اس بحث کے خاتمہ میں لکھا ہے: علی

ابن جعفر اپنے بھائی موسیٰ سے بہت محبت فرماتے تھے اوران

کی اطاعت کرتے تھے ان سے احکام شریعت معلوم کرتے تھے

مسائل دریافت کرتے تھے اور ان کا جواب سن کر روایت

کرتے تھے۔ ۱۴

نصر ابن قابوس بیان کرتے ہیں: میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت

میں پہونچا اور عرض کیا آپ کے بعد کون امام ہوگا؟ آپ نے

فرمایا: میرے بیٹے ابو الحسن موسیٰ ابن جعفر میرے بعد امام

ہوں گے۔ ۱۵

سلیمان ابن خالد نے بیان کیا :ہم ایک دن امام جعفر صادقؑ کی

خدمت میں تھے آپ نے اپنے فرزند ابو الحسن کو بلایا اور فرمایا

میرے بعد ان کی طرف رجوع کرنا خدا کی قسم وہ تمہارے ولی ہیں۔ ۱۶

داؤد ابن کثیر کا بیان ہے: میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں اگر آپ کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو کس کی طرف رجوع کروں؟

امامؑ نے فرمایا: میرے فرزند موسیٰ کی طرف امام جعفر صادقؑ کی شہادت کے بعد امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت میں مجھے ایک لحظہ کے لئے بھی شک نہیں ہوا۔ ۱۷

محمد ابن سنان اور ابو علی زراد نے ابراہیم کرخی سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں امام جعفر صادقؑ کے پاس تھا ابو الحسن موسیٰ ابن جعفر جو ابھی بچہ تھے وہاں تشریف لائے۔ میںنے اٹھ کر آپ کے چہرہ کا بوسہ لیا اور بیٹھ گیا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، یہ میرے بعد تمہارے ولی ہیں۔ ۱۸

امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت کے سلسلہ میںوارد ہونے والی

روایات اور دلیلوں کے یہ چند نمونے تھے جو آپ کے والد امام

جعفر صادقؑ نے بیان کیا تھا اس کے علاوہ آپ کے بہت سے

معجزات اور کرامات بھی نقل ہوئے ہیں جس کو اختصار کے

پیش نظر ذکر نہیں کیا جارہا ہے۔

فضائل و کمالات

امام موسیٰ ابن جعفرؑ اپنے آباء و اجداد کی طرح تمام انسانی

کمالات کے حامل اور اپنے زمانے کے تمام افراد میں سب سے

نمایاں تھے بہت سے علماء نے آپ کی شخصیت کو سراہا ہے

:جس کے مندرجہ ذیل نمونہ پیش کیئے جا رہے ہیں

ابن صباغ مالکی نے تحریر کیا ہے: موسیٰ ابن جعفرؑ عظیم ،

جلیل القدر اوریکتائے روزگار امام تھے آپ ایک عظیم دانشور

اور حجت تھے ان کی راتیں عبادت میں بسر ہوتی تھیں خطا کاروں کی خطاؤں کو اتنا زیادہ نظر انداز کرتے تھے کہ آپ کا نام ہی کاظم پڑگیا آپ عراق کے لوگوں میں باب الحوائج کے نام سے مشہور ہیں۔ ۱۹

احمد ابن ہجر ہیثمی نے لکھا ہے: موسیٰ ابن جعفرؑ علم و معرفت، کمال اور فضیلت میں اپنے والد کے وارث تھے آپ اتنے حلیم اور بردبار تھے کہ آپ کا نام کاظم پڑگیا آپ عراق کے لوگوں میں باب الحوائج کے نام سے مشہور ہیں اپنے زمانے میں سب سے بڑے عبادت گذار سب سے زیادہ عالم اور سب سے زیادہ سخی اور صاحب کرم تھے۔ ۲۰

ابن صباغ مالکی نے ہی لکھا ہے: اپنے زمانے کے تمام افراد میں سب سے بڑے عبادت گذار، سب سے زیادہ عالم، سب سے زیادہ سخی اور صاحب کرم تھے۔

فقراء مدینہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر برابر درہم و دینار ان کے گھروں میں بھیجتے تھے جب کہ ان کو یہ بھی نہیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ درہم و دینار انھیں کہاں سے مل رہے ہیں امام کی شہادت کے بعد ان کو علم ہوا کہ ان کا خرچ کہاں سے آتا تھا۔ ۲۱

ابن حجر عسقلانی نے آپ کے بارے میں لکھا ہے: کہ آپ کے فضائل و کمالات بہت زیادہ ہیں۔ ۲۲

خطیب بغدادی نے عبد الرحمن ابن صالح ازدی سے روایت کی ہے کہ انھونے بیان کیا جس سال ہارون رشید حج پر گیا قریش کی ایک جماعت اور بعض دوسرے قبائل کے بزرگوں کے ساتھ پیغمبر اسلاؐم کی زیارت کے لئے آپ کے حرم مطہر میں داخل ہوا، موسیٰ ابن جعفرؑ بھی اس کے ہمراہ تھے جب ہارون پیغمبر اسلاؐم کی قبر پر پہونچا، فرمایا ''السلام علیک یا ابن عم'' ابن عم کہہ کر وہ دوسروں پر فخر جتانا چاہتا تھا لیکن اس کے

فوراً بعد امام موسیٰ ابن جعفرؑ قبر مطہر کے نزدیک پہونچے اور فرمایا: ''السلام علیک یا ابہ'' پدر بزرگوار آپ پر سلام ہو یہ سن کر ہارون کا چہرہ اتر گیا۔

اور امامؑ سے عرض کیا: اے ابو الحسنؑ حقیقت میں قابل فخر یہی ہے جو آپ نے فرمایا۔ ۲۳

ابن شہر آشوب نے تحریر کیا ہے: موسیٰ ابن جعفرؑ فقہ اور حفظ قرآن میں اپنے زمانے کے تمام انسانوں سے بہتر تھے قرآن مجید کی بہترین آواز سے تلاوت کرتے تھے، قرأت قرآن کے وقت گریہ فرماتے تھے ساتھ ساتھ سامعین بھی گریہ فرماتے تھے آپ کی شان اور مرتبہ سب سے افضل تھا آپ کا دست مبارک سب سے زیادہ سخی، زبان سب سے زیادہ فصیح اور قلب مبارک سب سے زیادہ شجاع و بہادر تھا ولایت کا شرف آپ

سے مخصوص تھا آپ کو پیغمبر اسلاؐم کی میراث ملی اور خلافت

کے منصب پر فائز ہوئے۔ ۲۴

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے تحریر کیا ہے: حضرت امام ابو الحسن

ؑ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گذار، سب سے

زیادہ عالم اور سب سے زیادہ سخی اور کریم تھے۔ ۲۵

علی ابن ابی الفتح اربلی نے کمال الدین سے روایت کی ہے: ابو

الحسن موسیٰ ابن جعفرؑ کے بارے میںاس طرح ذکر ہے۔ آپ

ایک بزرگ، جلیل القدر، راتوں کو بہت زیادہ عبادت کرنے

والے امام تھے۔ خداوند عالم کی عبادت و بندگی میں سعی فرماتے

تھے آپ کی کرامات قابل دید اور عبادات مشہور تھیں۔

فرائض کے پابند تھے رات سجدے اور قیام کی حالت میں بسر

فرماتے تھے اور دن میں روزہ رکھتے تھے اور صدقہ دیتے تھے۔

اتنے زیادہ صاحب حلم اور غصہ کو برداشت کرنے والے تھے کہ
آپ کو کاظم کہا جانے لگا اپنے ساتھ برائی کرنے والوں کے
ساتھ احسان فرماتے تھے ان کی غلطیوں کو معاف کردیتے تھے
کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کو عبد صالح کہا جاتا تھا عراق
میں باب الحوائج کے نام سے مشہور ہیں آپ کی کرامات بہت
زیادہ ہیں جن کے ذریعہ خدا کے نزدیک آپ کے مرتبہ کا اندازہ
لگایا جاسکتا ہے۔ ۲۶

مامون کا کہنا ہے: میںنے اپنے باپ رشید سے عرض کیا: اے
امیر المومنین جس شخص کا آپ نے اتنا احترام کیا ان کے
آنے کے وقت اٹھ کر کھڑے ہوئے ان کا استقبال کیا اور ان
کو اپنی جگہ بٹھایا ان کی واپسی کے وقت حکم دیا کہ ہم ان کی
رکاب کو پکڑیں وہ کون تھا انھوںنے جواب دیا۔ وہ لوگوں کے
امام خدا کے بندوںپر اس کی حجت اور خلیفہ الٰہی ہیں

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین کیا یہ صفات آپ میں نہیں ہیں؟

انھوں نے کہا: کہ میں ظاہراً اور زبردستی خلیفہ ہوگیا ہوں لیکن موسیٰ ابن جعفر امام بر حق ہیں خدا کی قسم پیغمبر اسلاؐم کی جانشینی کے سلسلہ میں مجھ سے اور دوسرے تمام انسانوں سے زیادہ سزاوار ہیں لیکن خدا کی قسم اگر خلافت کے معاملہ میں تم بھی مجھ سے نزاع کرو تو میں تمہارا سر تن سے جدا کردوں گا۔

''''فان الملک عقیم

بادشاہ اپنی حکومت کے سلسلہ میں بانجھ ہوتا ہے۔ ٢٧

علم و حکمت

پہلےبیان کیا جا چکا ہے کہ دینی مسائل سے مکمل واقفیت امامت کے لئے ضروری شرائط میں سے ہے اور یہ فطری طور پر

تمام ائمہ معصومینؑ میں پائی جاتی ہے لہذا موسیٰ ابن جعفرؑ میں بھی یہ کمال موجود تھا آپ اپنے زمانے میں علم و فقہ میں مشہور تھے۔

آپ کے زمانے کے لوگ آپ کے عظیم علمی مرتبہ کا اعتراف کرتے تھے اور آپ کو افقہ (سب سے بڑا فقیہ) سمجھتے تھے۔

ابن صباغ مالکی نے تحریر کیا ہے: موسیٰ ابن جعفرؑ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گذار، سب سے زیادہ عالم، سب سے زیادہ سخی اور کریم انسان تھے۔ ۲۸

مامون کا بیان ہے: میں نے اپنے والد رشید سے عرض کیا، یہ شخص جس کا آپ نے اتنا احترام کیا کون تھا؟ ۲۹

انھوں نے جواب دیا: یہ موسیٰ ابن جعفر علوم انبیاء کے وارث تھے اگر تمہیں صحیح علم چاہیئے ہے تو ان سے مل سکتا ہے۔

آپ کے علمی مرتبہ کا اندازہ لگانے کے لئے آپ سے وارد
ہونے والی کثیر روایات کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے جو
احادیث کی کتابوں میں ذکر ہیں اسی طرح اپنے زمانے کے حکام
اور علماء اہلسنت کے ساتھ آپ کے مناظرے اور احتجاجات
کا مطالعہ اس سلسلہ میں مفید ثابت ہوسکتا ہے۔
ایک محقق نے مختلف موضوعات سے متعلق آپ کی تمام
احادیث کو جمع کیا ہے اور آپ سے روایت نقل کرنے والوں
کی تعداد چھ سو اڑتیس (۶۳۸) افراد ذکر کی ہے۔

عبادت اور بندگی

امام موسیٰ کاظمؑ اپنے آباء واجداد کی طرح اپنے زمانے کے
سب سے بڑے عبادت گذار تھے اور ہمیشہ عبادت، دعا،
قرأت قرآن، اپنے پروردگار کے تئیں خضوع و خشوع کی حالت

میں رہتے تھے بلکہ خداوند عالم کی عظمت، قدرت اور اس کی
توحید کے سلسلہ میں اپنی عمیق معرفت کی بنا پر اپنی زندگی کے
تمام امور یہاں تک کہ کسب معاش بھی رضائے الٰہی کے لئے
ہی انجام دیتے تھے نمونہ کے طور پر تاریخ و احادیث میں ذکر شدہ
آپ کی بعض عبادتوں کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے:
حسن ابن محمد ابن یحییٰ علوی نے اپنے جد سے روایت کی ہے
کہ موسیٰ ابن جعفرؑ عبادت میں سعی کی وجہ سے عبد صالح کے
نام سے یاد کئے جاتے تھے۔
بعض اصحاب نے نقل کیا ہے کہ آپ مسجد النبیؐ میں داخل
ہوتے اور اول شب میں طویل سجدہ بجالاتے آپ سجدہ میں
فرماتے تھے۔ ''عظم الذنب عندی فلیحسن العفو من عندک یا
اہل التقویٰ و المغفرۃ'' (معبود میرا گناہ بڑا ہے لیکن تیرا عفو اس
سے کہیں بہتر ہے اے صاحب تقویٰ اور اے صاحب

مغفرت) اور سجدہ کی حالت میں صبح تک اسی دعا کو دہراتے

رہے۔ ۳۰

یحییٰ ابن حسن کا بیان ہے: موسیٰ ابن جعفرؑ عبادت میں سعی کی

وجہ سے عبد صالح کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔ ۳۱

ابن صباغ نے تحریر کیا ہے: موسیٰ ابن جعفرؑ اپنے زمانے کے

سب سے بڑے عبادت گذار عالم، سب سے زیادہ سخی اور

کریم انسان تھے۔ ۳۳

ابن حجر نے لکھا ہے: موسیٰ کاظمؑ سب سے بڑے عبادت

گذار، سب سے بڑے عالم، سب سے زیادہ سخی اور سب

سے زیادہ کریم انسان تھے۔ ۳۴

ابن جوزی حنفی نے لکھا ہے: موسیٰ ابن جعفرؑ عبادت اور نماز

شب میں سعی کی وجہ سے عبد صالح کے نام سے مشہور تھے۔

۳۵

یعقوبی نے لکھا ہے: موسیٰ ابن جعفرؑ عبادت میں دوسرے تمام انسانوں سے زیادہ سعی فرماتے تھے اور اپنے والد سے حدیث نقل کرتے تھے۔ ۳۶

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے: ابو الحسن موسیٰ ابن جعفرؑ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گذار سب سے زیادہ عالم سب سے زیادہ سخی اور کریم انسان تھے روایت میں ہے کہ آپ نماز شب کو نماز صبح سے ملا دیتے تھے۔ اور پھر طلوع آفتاب تک تعقیبات میں مشغول رہتے تھے پھر سجدہ میں چلے جاتے تھے اور اس طرح ذکر کرتے تھے کہ ظہر تک سجدہ سے سر نہیں اٹھاتے تھے سجدہ کی حالت میں اس دعا کی بہت زیادہ تکرار فرماتے تھے۔ ''اللّٰھم ان اسئلک الراحۃ عند الموت و المغفرۃ بعد الموت و العفو عند الحساب'' معبود میں تجھ سے

موت کے وقت راحت، موت کے بعد مغفرت اور حساب و کتاب کے وقت عفو و بخشش کا سوال کرتا ہوں۔

آپ کی ایک اور دعا یہ ہوتی تھی۔ ''عظم الذنب من عبدک فلیحسن العفو من عندک''

آپ خوف الٰہی میں اتنا گریہ فرماتے تھے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ (۳۷)

سندی ابن شاہک جو موسیٰ ابن جعفرؑ کے قید خانہ کا نگراں تھا اس کی بہن آپ کے بارے میں بیان کرتی ہے: قید خانہ میں موسیٰ ابن جعفرؑ کی عادت یہ تھی کہ نماز عشاء کے بعد خدا کی حمد وثنا اور ذکر و عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے نصف شب تک اس میں مصروف رہتے تھے پھر نماز شب شروع کرتے تھے اور اذان صبح تک اس میں مشغول رہتے تھے اس کے بعد نماز صبح پڑھتے تھے اور پھر طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں

مصروف رہتے تھے اس کے بعد آفتاب بلند ہونے کے وقت
تک آرام فرماتے تھے پھر مسواک کرتے تھے کھانا کھاتے تھے
اور ظہر تک سوتے تھے جب سو کر اٹھتے تھے وضو
کرتے تھے نماز ظہر بجا لاتے تھے اور نماز عصر کی فضیلت کے
وقت تک نافلہ میں مشغول رہتے تھے پھر نماز عصر پڑھ کر قبلہ کی
طرف رخ کر کے بیٹھ جاتے تھے اور مغرب کے وقت تک ذکر
خدا میں مشغول رہتے تھے نماز مغرب کے بعد بھی نافلہ بجا لاتے
تھے یہاں تک کہ نماز عشاء کی فضیلت کا وقت ہو جاتا تھا یہ آپ
کی ہمیشہ کی عادت تھی۔

سندی ابن شاہک کی بہن جو امام کو اس حالت میں دیکھتی تھی
کہا کرتی تھی کہ جو اس عبد صالح کے ساتھ برائی کرتے ہیں وہ
نقصان میں رہیں گے۔ ۳۸

احمد ابن عبد اللہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے
کہا: میں ایک دن فضل ابن ربیع کے پاس گیا وہ چھت پر بیٹھا
تھا اس نے کہا اس کھڑکی سے اس گھر میں دیکھو پھر پوچھا کہ کیا
دیکھا ؟ میں نے کہا ایک کپڑا ہے جو زمین پر پھیلا ہوا ہے۔
اس نے کہا: غور سے دیکھو !
میں نے غور سے دیکھا اور کہا: لگتا ہے کوئی سجدہ میں ہے۔
اس نے پوچھا: تم ان کو پہچانتے ہو، وہ موسیٰ ابن جعفرؑ ہیں
رات دن میں ان کی نگرانی کرتا ہوں اور ان کو اس حالت کے
علاوہ نہیں پاتا نماز صبح پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات
میں مشغول رہتے ہیں پھر سجدہ میں چلے جاتے ہیں اور ظہر تک
سجدہ کی حالت میں رہتے ہیں انھوں نے کسی کو معین کر رکھا
ہے جو ان کو نماز کے اوقات کی خبر دیتا رہے جب ان کو نماز
کے وقت کی اطلاع دی جاتی ہے۔

سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں اور بغیر تجدید وضو کے نماز میں مشغول ہو جاتے ہیں ان کی ہمیشہ کی یہی عادت ہے نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد افطار کرتے ہیں پھر تجدید وضو فرماتے ہیں اور سجدہ میں چلے جاتے ہیں آدھی رات کے بعد سے طلوع فجر تک نمازیں پڑھتے ہیں۔

بعض عینی شاہدین ان کا بیان ہے: کہ آپ دعا میں فرماتے تھے: ''اللّٰہم انی کنت اسئلک ان تفرغنی لعبادتک و قد فعلت فلک الحمد'' معبود میں تجھ سے سوال کرتا تھا کہ مجھے عبادت کا موقع فراہم کر، تو نے یہ موقع فراہم کردیا تو حمد و شکر کا مستحق ہے۔

ابراہیم ابن ابی البلاد کا بیان ہے، امام ابوالحسنؑ نے فرمایا: کہ میں روزانہ پانچ ہزار مرتبہ استغفر اللہ کہتا ہوں۔

راہ خدا میں انفاق اور حسن سلوک

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے تحریر کیا ہے کہ موسیٰ ابن جعفرؑ اپنے اقرباء کے ساتھ صلہ رحم فرماتے تھے فقراء مدینہ کا خیال رکھتے تھے راتوں کو ان کے لئے درہم، دینار، آٹا اور خرما پہونچاتے تھے اور ان کو معلوم بھی نہیں ہو پاتا تھا کہ یہ چیزیں ان تک کہاں سے پہونچتی ہیں۔

محمد ابن عبد اللہ بکری کا بیان ہے: میں مدینہ گیا کہ کچھ پیسے قرض لے سکوں۔ لیکن مجھے ایسا کوئی نہیں ملا جو میری ضرورت پوری کرسکتا ہو۔ میں نے سوچا بہتر ہے حضرت ابو الحسنؑ کی خدمت میں حاضر ہوں شاید وہ میری مشکل آسان کردیں آپ مدینہ سے باہر اپنی زراعت کی دیکھ بھال میں مصروف تھے میں آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا آپ اپنے غلاموں کے ساتھ میرے پاس آئے۔

غلاموں کے پاس طرح طرح کے ظروف تھے اور اس میں پکے

ہوئے گوشت کے ٹکڑے تھے موسیٰ ابن جعفرؑ نے وہ گوشت

تناول فرمایا۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ کھانا کھایا اس کے بعد

آپ نے میری حاجت دریافت کی جب میں نے آپ کے

سامنے اپنی ضرورت بیان کی آپ میرے پاس سے اٹھ کر گئے

اور تھوڑی دیر بعد واپس آئے پہلے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہاں

سے ہٹ جائے اس کے بعد مجھے ایک تھیلی عطا کی جس میں تین

سو دینار تھے پھر آپ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے میں وہ تھیلی لے

کر اپنے مرکب پر سوار ہوا اور وہاں سے واپس آگیا۔ (۳۹)

عیسیٰ ابن محمد جن کی عمر ۹۰ سال تھی بیان کرتے ہیں: میں نے

ام عظام کے کنویں کے پاس ایک کھیت بنایا تھا اس میں تربوز،

کھیرے اور لوکی بوئی تھی جب وہ چیزیں تیار ہوگئیں اور انھیں

توڑنے کا وقت آیا تو ہمارے کھیت پر ٹڈیوں نے حملہ کر دیا اور

میرا پورا کھیت چٹ کر گئیں جب کہ میں نے اس میں ۱۲۰ دینار

دو اونٹوں کو کرایہ پر بھی صرف کئے تھے میرا سب چلا گیا میں

بیٹھا اپنے اس عظیم نقصان کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ

اچانک ادھر سے موسیٰ ابن جعفرؑ کا گذر ہوا مجھ سے خیریت

پوچھی میں نے آپ سے سارا واقعہ بیان کیا۔

آپ نے پوچھا: تم نے اس میں کتنا خرچ کیا تھا میں عرض کیا

۱۲۰ دینار ان دونوں اونٹوں کے کرایہ میں خرچ کئے تھے۔

امامؑ نے اپنے نمائندہ سے فرمایا: ۱۵۰ دینار ابی الغیث کو دیدو۔

اس کے بعد فرمایا: ۳۰ دینار جو زیادہ ہیں تمہارا نفع ہے۔

میں نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ میرے لئے دعا فرمادیں

(خدا برکت عطا فرمائے۔ آپ نے میرے لئے دعا فرمائی۔ (۴۰

بعض علماء کا بیان ہے: امام موسیٰ کاظمؑ کی عطا و بخشش دو سو سے تین سو دینار کے بیچ میں ہوتی تھی اور آپ کی عطا کی ہوئی دینار کی تھیلیاں مشہور تھیں۔ ۴۱

منصور نے موسیٰ ابن جعفرؑ سے درخواست کی کہ عید نوروز میں تشریف رکھیں تاکہ لوگ آپ
سے ملاقات کے لئے آئیں۔

آپ نے فرمایا: میں نے اپنے جد پیغمبر اسلامؐ کی احادیث میں جستجو کی مجھے عید نوروز کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ملی نوروز اہل فارس کی رسموں میں سے ہے اسلام نے اسے ختم کیا ہے میں اسے دوبارہ زندہ کرنا نہیں چاہتا۔

منصور نے عرض کیا سیاسی طور پر فوج کو ہماہنگ رکھنے کے لئے عید نوروز منانا ضروری ہے۔ آپ کو خدا کی قسم تشریف رکھیں آپ نے منصور کی درخواست کو قبول کیا اور مبارک باد

کے لئے بیٹھ گئے فوج کے کمانڈر، امراء اور دوسرے عہدیدار
آپ سے ملاقات کے لئے آئے مبارک باددی اور آپ کی
خدمت میں ہدایا پیش کئے منصور کا خادم بھی وہاں موجود تھا جو
ان ہدایا کی نگرانی کر رہا تھا نشست کے آخر میں ایک بوڑھا
شخص آیا اور عرض کیا۔ اے فاطمہ بنت رسولؐ کے فرزند میں
فقیر انسان ہوں میرے پاس کچھ نہیں تھا جو آپ کے لئے ہدیہ
لاتا لیکن میرے جد نے تین شعر آپ کے جد کے مصائب کے
سلسلہ میں لکھے ہیں میں ان کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد
اس نے وہ اشعار پڑھے۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے اس سے فرمایا میں نے تمہارا ہدیہ قبول
کرلیا اس کے بعد منصور کے خادم سے کہا کہ خلیفہ کے پاس
جاکر ہدایا کی فہرست پیش کرو اور اس سے پوچھو کہ ہم ان کا کیا
کریں۔

خادم منصور کے پاس گیا اور واپس آکر عرض کیا کہ خلیفہ کا کہنا ہے یہ تمام اموال میںنے آپ کو عطا کر دیئے آپ جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے اس بوڑھے شخص سے کہا میں نے یہ سب ہدایا تجھے بخش دیئے۔ ۴۲

لکھا ہے: عمر ابن خطاب کی نسل کا ایک شخص مدینہ میں رہتا تھا موسیٰ ابن جعفرؑ کو بہت اذیت کرتا تھا اور علی ابن ابیطالبؑ کو گالیاں دیتا تھا۔

امامؑ کے بعض اصحاب نے عرض کیا: اگر آپ اجازت دیدیں تو ہم اسے قتل کردیں۔

آپ نے ان کو اس کام سے سختی سے منع کیا۔

ایک دن اس شخص کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ فلاں جگہ پر اپنے کھیت میں کام کر رہا ہے۔

امام موسیٰ کاظم ؑ اپنے مرکب پر سوار ہو کر اس کے کھیت کی طرف گئے اس شخص نے اس طرح آپ کو اپنے کھیت میں آتا دیکھ کر تعجب کیا آپ اس کے پاس بیٹھ گئے اور مذاق میں مسکراتے ہوئے پوچھا: اپنے کھیت میں کتنے پیسے خرچ کئے ہیں؟

اس نے عرض کیا: سو دینار۔

آپ نے پوچھا: کتنے کی فصل تیار ہوگی ؟

اس نے کہا: میرے پاس علم غیب نہیں ہے۔

امام ؑ نے فرمایا: میں پوچھ رہا ہوں تمہیں اس سے کتنے فائدہ کی امید ہے؟

اس نے کہا: مجھے امید ہے کہ دو سو دینار کی فصل تیار ہوگی۔

آپ نے اسے تین سو دینار عطا کئے اور فرمایا: یہ زراعت بھی تمہاری اپنی ہی ہے اس شخص نے اٹھ کر آپ کی پیشانی چوم لی۔

موسیٰ ابن جعفرؑ مدینہ واپس آگئے ایک دن آپ مسجد گئے اور مسجد میں اس شخص کو دیکھا جیسے ہی اس کی نظر موسیٰ ابن جعفرؑ پر پڑی عرض کیا: {اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ} خدا بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کہاں قرار دے۔

اس شخص کے دوستوں نے جب اس کا یہ رویہ دیکھا تو اس پر اعتراض کیا: اس نے ان سے بحث کرتے ہوئے امام موسیٰ ابن جعفرؑ کی تعریف کی۔ اس کے بعد ہمیشہ آپ کی تعریف اور مدح وثنا کیا کرتا تھا۔

امام موسیٰ ابن جعفرؑ نے ایک دن اپنے دوستوں سے جو اس کو قتل کرنا چاہتے تھے فرمایا، کہ اس شخص کی اصلاح کے لئے تمہاری پیش کش صحیح تھی یا میرا عمل؟ ۴۳

معتب کا بیان ہے: جس وقت پھل پک کر تیار ہوتے تھے امام موسیٰ ابن جعفرؑ فرماتے تھے: ان کو بازار میں بیچ دو اور اپنی

ضروریات کے لئے دوسرے مسلمانوں کی طرح روزانہ خرید کر

لایا کرو۔ ۴۴

حوالے

الارشاد، ج۲، ص۲۱۵،؛ بحار الانوار، ج۴۸، ص۱ و ٦ و ۷،(۱)

مطالب السؤول، ج۲، ص۱۲۰، الفصول المہمہ، ص۲۱۴،

مناقب آل ابی طالب، ج۴، ص۳۴۸؛ کشف الغمہ، ج۳،

ص۹۔۱

الارشاد، ج۲، ص۲۴۳۔ ۲۳۷(۲)

۳)الارشاد، ج۲، ص۲۱٦، ؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۹)

الارشاد، ج۲، ص۲۱٦، ؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۹(۴)

۵)الارشاد، ج۲، ص۲۱۷، الفصول المہمہ، ص۲۱۳؛ کشف)

الغمہ، ج۳، ص۱۰

۶) الارشاد، ج۲، ص۲۱۷، الفصول المہمہ، ص۲۱۳؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۱۰

۷) الارشاد، ج۲، ص۲۱۷، الفصول المہمہ، ص۲۱۳؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۱۰

۸) الارشاد، ج۲، ص۲۱۸؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۱۰

۹) الارشاد، ج۲، ص۲۱۸؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۱۰

۱۰) الارشاد، ج۲، ص۲۱۷، اثبات الوصیہ، ص ۱۶۲؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۱۱

۱۱) الارشاد، ج۲، ص۲۱۹

۱۲) الارشاد، ج۲، ص۲۱۹

۱۳) الارشاد، ج۲، ص۲۲۰

۱۴) الارشاد، ج۲، ص۲۲۰

۱۵) اثبات الوصیہ، ص۱۶۲

۱۶) کشف الغمہ، ج۳، ص۱۱)

بحار الانوار، ج۴۸، ص۱۴ (۱۷)

بحار الانوار، ج۴۸، ص۱۵ (۱۸)

الفصول المہمہ، ص۲۱۳ (۱۹)

الصواعق المحرقہ، ص۲۰۳ (۲۰)

۱) الفصول المہمہ، ص۲۲۱۹)

تہذیب التہذیب، ج۱۰، ص۳۴۰ (۲۲)

۳) تاریخ بغداد، ج۱۳، ص۲۳۱)

مناقب آل ابی طالب، ج۴، ص۳۴۸ (۲۴)

۵) الارشاد، ج۲، ص۲۲۳۱)

۶) کشف الغمہ، ج۳، ص۲۱)

بحار الانوار، ج۴۸، ص۱۳۱ (۲۷)

الفصول المہمہ، ص۲۱۹ (۲۸)

مناقب آل ابی طالب، ج۴، ص۳۳۵(۲۹)

۳۱)تاریخ بغداد، ج۱۳، ص۲۷)

تہذیب التہذیب، ج۱۰، ص۳۴۰(۳۲)

۳۳)الفصول المہمہ، ص۲۱۹)

الصواعق المحرقہ، ص۲۰۳(۳۴)

۳۵)تذکرۃ الخواص، ص۳۴۸)

۳۶)تاریخ یعقوبی، ج۲، ص۴۱۴)

الارشاد، ج۲، ص۲۳۱(۳۷)

تاریخ بغداد، ج۱۳، ص ۳۱(۳۸)

مناقب آل ابی طالب، ج۴، ص۳۴۳(۳۹)

بحار الانوار، ج۴۸، ص۱۱۹(۴۰)

۱)کشف الغمہ، ج۳، ص۴۱۹)

مناقب آل ابی طالب، ج۴، ص۳۴۴(۴۲)

۳)تاریخ بغداد، ج۱۳، ص۲۸؛ الارشاد، ج۲، ص۲۳۳؛ (۴

بحار الانوار، ج۴۸، ص۱۱۷ (۴۴)